معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے

تحریر: اشفاق احسان، کراچی

قوم میں موجود ہمہ جہت خرابیوں اور ان کی اصلاح پر ملک کے بڑے بڑے عالی مرتبت اور اہل فکر ونظر کے دل سوزی کے ساتھ لکھے ہوئے مضامین اور مقالات شاید ان کے قارئین کے غم وافسوس کو توقتی طور پر بڑھا دیتے ہیں لیکن ان کی اکثریت میں کوئی ایسا ردعمل پیدا کرتے نہیں دکھائی دیتے۔ جو ان کے قول وفعل اور معاملات میں کسی مثبت اخلاقی تبدیلی کا کوئی شدید اور مستقل داعیہ پیدا کرتا محسوس ہوتا ہو۔

اس کا ظاہری سبب ذوقِ مطالعہ کی کمی، صاحب کردار لوگوں کی معاشرے میں قلت اور ان سے صحبت کے مواقع میں سہولت کا فقدان، جیسے مسائل اپنی جگہ، لیکن ایک بڑا سبب جو بہت واضح نظر آتا ہے وہ یہ بھی ہے کہ انسانی نفسیات اور عہد موجود کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے اصلاح پسند بزرگ اور ادارے اپنے سامعین اور قارئین کو مخاطب نہیں کرتے۔

لمبے لمبے مضامین، طول طویل پروگرام اور ان میں دشوار طلب مطالبے عام لوگوں کی ہمتیں عمل سے پہلے ہی پست کردیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ سالہا سال سے نامی گرامی واعظین، مقررین اور مصنفین کو سننے اور پڑھنے کے باوجود قوم کی اخلاقی حالت مسلسل روبہ تنزل چلی آرہی ہے اور اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

انگریزی اخبارات ورسائل کی تصویروں اور کارٹونوں میں کبھی کبھی دیکھنے میں آیا ہے کہ چند مشنری حضرات دو ایک بینرز Banners ہاتھوں میں پکڑے خاموشی کے ساتھ کسی عام گذرگاہ پر کھڑے ہیں، ان بینرز پر موٹے موٹے حروف میں صرف ایک آدھ لفظ یا جملہ جیسے "Patience"۔ ("Christ Message: "Love") "Truth is the beauty of Human" جیسے مختصر الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔

گذرنے والے لوگوں کی ان پر نظر پڑتی ہے اور وہ مختصر الفاظ میں چھپے اور کھلے مفہوم اور ان میں پوشیدہ پیغامات کا پورا پورا مطلب بہ آسانی اخذ کرلیتے ہیں، روزمرہ کے ان بظاہر معمولی الفاظ اور جملوں میں جو معنویت گہرائی اور دعوت وپیغام پوشیدہ ہوتا ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ مقصود صرف یہ ظاہر کرنا ہے

کہ یہ لوگ انسانی اور معاشرتی اخلاق کے بنیادی اصولوں اور تقاضوں کے حامل، ان مختصر الفاظ اور جملوں کے ذریعے اپنی اخلاقی دعوت کو کتنے سہل اور اثر انگیز انداز میں عوام الناس تک پہنچانے کی حکمت اختیار کرتے ہیں۔

ہمارے دانشور اور اصلاح طلب اصحاب اور ادارے بھی اگر چاہیں تو وہ بھی اپنے اپنے طور پر اتنے مختصر اور ایسے ہی دانشمندانہ انداز میں ابلاغ کے طریقے اختیار کر کے کثیر لوگوں کو سوچنے اور عمل کرنے پر ابھار سکتے ہیں۔ان بینرز کی عبارات کچھ اس طرح کی ہوسکتی ہیں۔

۱۔ دیانت داری اور صداقت کو اپنا شعار بنائیے۔ ہمارے اجتماعی مسائل اور مصائب کا صرف یہی علاج ہے۔

۲۔ پُرامن معاشرے محبت، خدمت، دیانت، صداقت اور عدل وانصاف کی خوبیاں رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد سے وجود میں آتے ہیں۔ان خوبیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیے۔ ورنہ ہمارا معاشرہ جہنم ہی بنا رہے گا۔

۳۔ جب تک ہم اپنے فرائض ایمانداری سے انجام دینا شروع نہیں کریں گے۔ ہمارے کروڑوں اہلِ وطن مصائب اور پریشانیوں میں گرفتار رہیں گے۔

۴۔ اپنے قول و عمل سے لوگوں میں خوشیاں تقسیم کیجئے۔ظلم وزیادتی کر کے ان کے دکھوں میں اضافہ نہ کیجئے۔

۵۔ آپ صرف انصاف پسند اور ایماندار بن کر ہی اپنے ملک وقوم کی بدنصیبیاں دور کر سکتے ہیں۔

۶۔ اپنے قلوب کی سختی کو دور کیجئے، ہر انسان کی عزت اور اس سے محبت کرنا سیکھئے۔صرف یہی بات آپ کو ہر انسان کی آنکھ کا تارہ بنادیگی۔

۷۔ جھوٹ سے بڑا کوئی عیب نہیں اور فریب دہی سے بڑھ کر کوئی کمینگی نہیں ان برائیوں سے باز آجایئے، انہی نے مسلمانوں کو ساری دنیا میں ذلیل اور رسوا کر رکھا ہے۔

۸۔ حق وانصاف کی بات کہنے اور کرنے کی عادت ڈالئے۔اس کے بعد ہی ہمارا معاشرہ ظلم وزیادتی اور ناانصافیوں سے نجات پاسکتا ہے۔

۹۔ انسانوں کی خدمت سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اس سے اللہ خوش اور بندے شادکام ہوتے اور آپ

کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا باعث بنتی ہے۔

۱۰۔ صبر وتحمل انسان کا اعلیٰ ترین وصف ہے۔ ساری انسانی خوبیاں اسی سے پیدا ہوتی اور قوموں کو ترقی وعروج ان کی انہی صفات سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۱۔ اپنی خواہشات نفس کی غلامی چھوڑ دیجئے، صبر وشکر اور دیانت وامانت کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کیجئے۔ یہی خوبیاں پوری قوم کو بام عروج پر پہنچا سکتی ہیں۔

۱۲۔ سختی کے ساتھ اپنے وعدوں کی پابندی کیجئے۔ یہ بات آپ کے وقار اور عزت میں بھی اضافہ کرے گی اور مسلمان کی شان بھی یہی ہے۔

۱۳۔ اپنے جذباتی مزاج پر قابو پایئے۔ صبر وتحمل کی صفت اپنے اندر پیدا کیجئے۔ یہ ساری انسانی خوبیوں کی ماں اور خوش بختیوں کی کنجی ہے۔ اس صفت سے محرومی افراد کیلئے جہنم اور قوموں کیلئے افتراق وانتشار اور مصیبت کے دروازے کھول دیتی ہے۔

۱۴۔ انانیت اور خودغرضیوں نے ہماری قوم کو تباہ کر رکھا ہے جب تک اپنی بڑائی کے غرور کو ختم کر کے ہم دوسروں کی عزت اور ان کے حق کا خیال کرنا نہیں سیکھیں گے۔ ذلت اور تباہی کے گڑھوں میں گرتے رہیں گے۔

ان بینرز کے ذریعے ابلاغ کی سہل ترین صورت یہ ہوسکتی ہے۔ کہ 3 فٹ x9 فٹ سائز کے بینر میں صرف ایک عبارت درج ہو۔ جمعہ کے روز نماز کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اور آدھے گھنٹے بعد تک اعزازی کارکنان یا Paid Workers کے ذریعہ بڑی بڑی مساجد کے گیٹس کے سامنے ان کا Dispaly کیا جائے۔ کھمبوں یا درختوں پر بھی یہ لٹکائے جاسکتے ہیں۔ ایک بینر دو تین جمعہ Dispaly کرنے کے بعد دوسرا بینر لگا دیا جائے۔

ابلاغ عامہ کا یہ شاید سہل ترین کم خرچ اور اثر انگیز طریقہ ہے۔ اس کیلئے کسی بڑی تنظیم یا ادارے کی بھی ضرورت نہیں۔ اپنے اپنے محدود مقامات پر چند محب قوم اور سرگرم دوست واحباب بھی محدود پیانے پر اس نیک کام کی ابتداء کر سکتے ہیں جو یقیناً دوسرے مقامات کے اصحاب کو بھی اس کام کیلئے راغب کرے گا اور اس طرح وسیع پیانے پر اس تبلیغ کا سلسلہ پورے ملک میں جاری ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ